تاریخ کی سچائی

مجھے پاکستان بن جانے کا اتنا ہی یقین ہے جتنا اس بات پر کہ صبح کو سورج مشرق سے طلوع ہوگا!۔ لیکن یہ پاکستان وہ پاکستان نہیں ہوگا جو دس کروڑ مسلمانان ہند کے ذہنوں میں اس وقت موجود ہے۔ اور جس کے لئے آپ بڑے خلوص سے کوشاں ہیں ان مخلص نوجوانوں کو کیا معلوم کہ کل ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے؟

بات جھگڑے کی نہیں۔ سمجھنے اور سمجھانے کی ہے۔ سمجھا دو مان لوں گا۔ لیکن تحریک پاکستان کی قیادت کرنے والوں کے قول و فعل میں بلا کا تضاد اور بنیادی فرق ہے۔ اگر آج مجھے کوئی اس بات کا یقین دلا دے کہ کل ہندوستان کے کسی قصبہ کی گلی میں یا کسی شہر کے کسی کوچہ میں حکومت الٰہیہ کا قیام اور شریعت اسلامیہ کا نفاذ ہونے والا ہے۔ تو رب کعبہ کی قسم! میں آج ہی اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آپ کا ساتھ دینے کو تیار ہوں------! لیکن یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ کہ جو لوگ اپنی اڑھائی من کی لاش اور چھ فٹ کے قد پر اسلامی قوانین نافذ نہیں کر سکتے وہ دس کروڑ کی انسانی آبادی کے ایک قطعہ زمین پر کس طرح نافذ کر سکتے ہیں؟

ادھر مشرقی پاکستان ہوگا۔ ادھر مغربی پاکستان، درمیان میں چالیس کروڑ متعصب ہندو آبادی۔ جس پر اس کی اپنی حکومت ہوگی۔ ہندو اپنی مکاری اور عیاری سے پاکستان کو ہمیشہ تنگ کرتا رہے گا اسے کمزور بنانے کی ہر کوشش کریگا اس تقسیم کی بدولت آپ کے دریاؤں کا پانی روک دیا جائے گا۔ آپ کی معشیت تباہ کرنے کی کوشش کی جائے گی اور آپ کی حالت یہ ہوگی کہ بوقت ضرورت مشرقی اور مغربی پاکستان دونوں ایک دوسرے کی کوئی سی مدد کرنے سے قاصر ہوں گے۔ پاکستان میں چند خاندانوں کی حکومت ہوگی اور یہ انگریز کے پروردہ، فرنگی سامراج کے "خود کاشتہ پودے" زمینداروں جاگیرداروں، سرمایہ داروں، صنعت کاروں، سروں اور نوابوں کے خاندان ہوں گے جو اپنی من مانی کارروائیوں سے محب وطن اور غریب عوام کو پریشان کرکے رکھ دیں گے۔ غریب کی زندگی اجیرن ہو جائے گی۔ ان کی لوٹ کھسوٹ سے پاکستان کے کسان اور مزدور نان شبینہ کو ترس جائیں گے۔ امیر دن بدن امیر تر ہوتا چلا جائیگا۔ اور غریب غریب تر۔

مانو نہ مانو جان جہاں اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ
خطاب:- ۲۶ اپریل ۱۹۴۷ء
اردو پارک دہلی